Al-Mahdi Research Journal (MRJ)
Vol 5 Issue 2 (Oct-Dec 2023)
ISSN (Online): 2789-4150
ISSN (Print): 2789-4142

Taj al-Arus Min Jawahir al-Qamus: A Literary Study

تاج العروس من جواھر القاموس کا ادبی مطالعہ

Dr. Umair Rais Uddin
Assistant Professor- Sindh Madressa-tul-Islam University, Karachi.
Email: umair.rais@smiu.edu.pk

Abstract

Lexicography is the art of compiling dictionaries. Arabic lexicography has a long history, influenced by Islam's expansion and the Qur'an. Early lexicographers experimented with various macrostructures, eventually adopting the current root-based arrangement. Early lexicography focused on pre-Islamic poetry, Qur'an, and Hadith, with subsequent refinements incorporating old material into new compilations. Allama Syed Murtaza Al-Husaini Al-Zubaidi was a prominent Arabic lexicographer, linguist, hadith specialist, genealogist, biographer, historian, philologist, mystic, and theologian. He was a highly prolific author. His books and writings are still relied on and worth reading and contemplating. One of his big achievements in Arabic lexicography was "Taj al-Arus Min Jawahir al-Qamus." This book is the best and most copious of the preceding Arabic lexicons and other lexicological works. Taj Al-Aros is a comprehensive review of the book "Al-Qamoos Al-Muhait" by Allama Majiduddin Ferozabadi. This book covers all the sciences that existed until the twelfth century Hijri, including history, animal science, botany, medicine, and philosophy, all sciences related to the Qur'an, hadith, jurisprudence, vocabulary, etymology, syntax, only, and eloquence and prosody. The dictionary took him fourteen years to complete, which is considered one of the most important sources on said subject. In this paper, I have

OPEN ACCESS
CC BY

presented a literary study of his said book so that Urdu readers can benefit from this scholarly investment.

Keywords: Lexicography, Zubaidi, Al hussaini, Taj al-Arus Min Jawahir al-Qamus, classical literature

ابتدائیہ:

لغت نویسی، لغت مرتب کرنے کا فن ہے۔ عربی لغات کی طویل تاریخ ہے۔ جس کی ابتداء اسلام کے عروج اور توسیعی دور سے ہوئی پھر رفتہ رفتہ عربی زبان کے لسانی مرکز قرآن حکیم سے وابستہ سائنس اور فلسفیات نے اسے دوامِ بخشا۔ "ابتدائی لغت نویسوں نے عربی زبان کے مفردات کو اجنبی زبانوں کے اثرات اور دخیل کلمات سے محفوظ رکھنے کے لیے خالص بدووں سے جمع کرنا شروع کیا۔ لغت نگاری کا باقاعدہ آغاز پہلی صدی ہجری کے آواخر سے شروع ہوا، ماہرین لغت نے ابتدائی مرحلے میں صرف جمع وتدوین پر زور دیا۔ کتب الغریبین اور **کتب النوادر** اسی مرحلہ کی تصانیف ہیں۔ دوسرے مرحلے میں الفاظ کو مختلف موضوعات، معانی واضداد کے لحاظ سے چھوٹے چھوٹے رسائل کی صورت میں مرتب کیا گیا۔ کتاب خلق الأرض ، کتاب الخیل ، کتاب الإبل، کتاب الحشرات اور کتاب النباتات اسی دور میں لکھی گئیں"[1] خلیل بن احمد الفراہیدی نے سب سے پہلے "**کتاب العین**" ترتیب دی۔ جس نے نئے محققین کے لیے بنیاد فراہم کی۔ اور لغت نویسی کی ترقی وترویج میں اہم کردار ادا کیا۔

ماہرین نے عربی لغت نگاری کی بنیادی تاریخ کو چار گروہ میں تقسیم کیا ہے۔ پہلا گروہ جس کے بانی خلیل بن احمد الفراہیدی ہیں۔ الفراہیدی نے سب سے پہلے مخارج کے لحاظ سے حروف تہجی کی ترتیب پر اپنی کتاب مدون کی۔ حلق سے قریب تر مخرج سب سے پہلے درج کیا مثلاً: **ع، ح، ہ، خ، ق، ج، ش، ض، ص، س، ز، ط، د، ت، ث، ذ، ر، ل، ن، ف، ب، م، و، ا، ي، ء**۔ اس گروہ کے حامی لغت نگار کتاب البارع کے مصنف ابو علی القالی تہذیب اللغۃ کے مصنف امام الازہری، المحیط کے مصنف صاحب بن عباد، المحکم والمحیط الاعظم کے مصنف ابن سیدہ الاندلسی شامل ہیں"۔([2])۔ دوسرا گروہ مروجہ الفبائی طریقہ کے بانی ابو المعالی محمد بن تمیم البرمکی کا ہے اس طریقہ کے مطابق کلمہ کے پہلے حرف کے ساتھ ساتھ دوسرے اور تیسرے حرف کو بھی پیش نظر رکھا جائے گا۔ مثلاً:

أ، آ، اب ابت، ابث، ابد، ابر، ابز، ابس، ابض، ابط، ابغ، ابق، ابل، ابن، ابه، ابو، ابي

CC BY

دورجدید کی تمام لغات اسی طریقہ کے مطاق مدون کی گئ ہیں ۔ اس گروہ کے لغت نگاروں میں امام شیبانی صاحب کتاب الجیم، ابن درید صاحب جمھرۃ اللغۃ، ابن فارس صاحب مقاییس اللغۃ، امام زمخشری صاحب أساس البلاغۃ ہیں"۔[3] تیسرا گروہ امام الجوہری صاحب **تاج اللغۃ وصحاح اللغۃ** کا ہے۔امام جوہری نے اپنی کتاب کی ترتیب تو مروجہ طریقہ پر ہی رکھی البتہ ابواب کی ترتیب لفظ کے آخری حرف جبکہ فصول کی ترتیب لفظ کے پہلے حرف کی بنیاد پر رکھی۔اس طریقہ کو علامہ مرتضی الزبیدی نے بھی اپنی لغت **تاج العروس من جواھر القاموس** میں اختیار کیاہے"۔[4] "چوتھا اورآخری گروہ ابوعبیدالقاسم بن سلام صاحب کتاب **"الغریب المصنف"** کا ہے۔اس میں موضوع سے متعلق تمام مفردات کو ایک جگہ جمع کیا گیا ہے اس گروہ میں سر فہرست ابن سیدہ اندلسی صاحب کتاب **المخصص**، امام ثعالبی صاحب کتاب **فقہ اللغۃ**، اصمعی ابن السکیت اور ابوزید انصاری ہیں"۔[5]

قدیم عربی لغات کی تدوین میں قرآن وحدیث، شاعری، عربی امثال وحکم پر توجہ مرکوز رکھی گئی۔عربی قواعد نحو وصرف، مادہ اصلیہ اور اوزان کلمہ پر تحقیق کی گئی۔بعد ازاں لغت میں قدیم وجدید دونوں رجحانات کا التزام کیا جانے لگا۔علم لسانیات اور اس کے اُصول وضوابط کی ذریعہ کلمات معاصرہ اور انکے معانی کا تعیین، جدید سائنسی علوم ومفردات اوران کی شرح غرض ہر زمانے کے لحاظ سے لغت میں اضافہ وتکملہ کیا جاتا رہاہے۔لغت نویسی کا تعلق لسانیات سے ہے۔ لسانیات کا بنیادی موضوع زبان کی ساخت کا مطالعہ کرنا ہے۔زبان کی ابتداء وارتقا، اس میں تغیر وتبدیلی اورنِت نئے تہذیبی وثقافتی اثرات اورباہمی تداخل کو سمجھنے کے لیے لسانیت کے علم کی ضرورت پڑتی ہے۔لسانی لغات الفاظ کی ساخت، اس کے اصلی حروف اور مادہ کا تعین کرتی ہیں۔الفاظ کی شرح، مشتقات، تعبیرات، زبانی مخصوں اور پیچیدگیوں کے حل لیے لغات ایک بنیادی ماخذ ہیں۔

ادب زندگی کا آئینہ ہے۔ کسی بھی زبان کی ترقی وترویج کا دارومدار اس کے ادب پر ہے۔ادبی تحرکات وسرگرمیاں ہی زبان کو صحتمند اور توانااور زندہ جاوید رکھتی ہیں۔ادب اور اس کی جملہ اصناف کا اگرچہ لغت نویسی سے کوئی تعلق نہیں لیکن جب ہم عربی لغات کا مطالعہ کرتے ہیں بالخصوص قدیم عربی لغات، تو ہم دیکھتے ہیں کہ یہ لغات عربی ادبیات کا گرانقدر سرمایہ اپنے اندر محفوظ کیے ہوئے ہیں۔ہمارا عظیم ادبی ورثہ ان لغات کے مطالعہ کے بغیر نامکمل اور ادھوراہے۔ عربی ادبیات مثلاً: نثری متون، اشعار، ضرب الامثال، اقوال زریں علاوہ ازیں تاریخی حوالے ومراجع، شخصیات وکردار کے نام اوراماکن کی توضیح وتشریح بھی قدیم عربی لغات میں مدون ہیں۔ تاریخ میں بہت سی عربی لغات موجود ہیں جو ان ادبی خصوصیات کی حامل ہیں، مثال کے طور پر الخلیل کی "العین"، ابن درید کی "جمھرۃ

CC BY

اللغة"، ابن فارس کی" مقاییس اللغة" ،ابن سیدہ کی "المحکم"، الجوہری کی "الصحاح"، ابن منظور کی "لسان العرب "ودیگر نے اپنی لغات میں الفاظ کی شرح وتوضیح اور راجح معانی کے تعین کے لیے قرآنی آیات، احادیث، اشعار، ضرب الامثال، حکیمانہ مقولے اور خالص اہل عرب کے اقوال سے استشہاد کیا ہے۔ یہ ایک ایسا پہلو ہے جو خالص ادبی نوعیت کا ہے۔ لغات کا ادبی مطالعہ یقیناً زبان وادب دونوں کی آبیاری کے لیے نئی راہیں کھولتا ہے۔ ہم اس مقالہ میں عربی لغات میں سے علامہ زبیدیؒ کی کتاب" تاج العروس من جواهر القاموس " کا تعارفی وادبی مطالعہ پیش کریں گے جس کی وجہ سے یہ دیگر لغات سے منفرد و ممتاز ہے۔

مؤلف کا تعارف:

علامہ سید ابو الفیض محب الدین محمد مرتضٰی الزبیدی ہندوستان کے مشہور شہر بلگرام میں سنہ 1145 ہجری میں پیدا ہوئے۔ آپ ایک علمی ودینی گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ عظیم محدث، فقیہ، محقق اور ماہر زبان وانساب تھے۔ ابتدائی تعلیم وتربیت آپ نے بلگرام کے کبار علماء ومشائخ کی شاگردی میں حاصل کی۔ آپ شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اور اور علامہ فاخر بن یحیٰ الہ آبادیؒ کے زیر سایہ رہے۔[6] پھر آپ یمن تشریف لے گئے جو اُس وقت علم وادب کا گہوارہ تھا وہاں آپ نے الزبید شہر میں مستقل رہائش اختیار کی جس کی وجہ سے آپ زبیدی مشہور ہوگئے۔ آپ نے حدیث، فقہ، لغت و ادب اور تفسیر میں کمال حاصل کیا۔ علامہ زبیدیؒ بے مثال حافظے، فہم وفراست، برجستہ گوئی، علمی وادبی آگہی، خوش بیانی اور وعظ ونصیحت کی وجہ سے مقبول عام تھے۔ آپ نے حصولِ علم کی خاطر متعدد اسفار کیے۔ کبار محدثین، علماء ومشائخ اور فقہاء اور ماہر زبان وادب سے شرفِ تلمذ حاصل کیا۔ [7] یمن کے بعد آپ نے سرزمین حجاز کا رخ کیا اور حرمین شریفین کے علمائے کرام اور خاص طور سے فنِ حدیث کے ماہرین اور محققین سے استفادہ کیا۔ اس کے بعد دیگر ممالک کا دورہ کرتے ہوئے قاہرہ پہنچے ۔ قاہرہ اُس زمانہ میں دنیائے اسلام کا سب سے بڑا علمی اور ادبی گہوارہ تھا۔ یہاں کے علماء اور محققین سے کسب علم کے بعد آپ نے قاہرہ میں ہی درس وتدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ آپ سلف وصالحین کی طرز پر احادیث بیان اور املا کرواتے تھے۔ قاہرہ، میں مختلف جگہوں پر آپ کی احادیث کی مجالس منعقد ہوتیں، قریب وبعید کے چوٹی کے علماء اس میں شریک ہوتے اور فیض یاب ہوتے تھے۔ آپ نے تمام قدیم لسانی لغات کا بغور مطالعہ کیا، الفاظ کی داخلی ساخت کو لغت کے اُصولوں پر پرکھا اور بڑی چھان پھٹک کے بعد ایک ایسی لغت تیار کرنے کا فیصلہ کیا جو تمام قدیم لغات کا خلاصہ ہو۔[8]

OPEN ACCESS

تاج العروس من جواھر القاموس کا تعارف:

یہ معرکۃ الآراء لغت "تاج العروس من جواھر القاموس" علامہ زَبیدیؒ کی تصنیف ہے۔ آپ کی تمام علمی وادبی سرگرمیوں کا حاصل اور ثمر مذکورہ کتاب ہے۔ جس نے عرب وعجم میں آپ کی لغوی وادبی صلاحیتوں کا سکہ بٹھادیا۔ تاج العروس لغاتی سلسلہ کی آخری کتاب ہے۔ یہ کتاب علامہ مجد الدین فیروزآبادی کی کتاب "القاموس المحیط" کی جامع اور مکمل شرح ہے، القاموس کی بہت سے شروح لکھی گئی ہیں تاہم علامہ زبیدی نے ان میں سب سے زیادہ جامع ہمارے شیخ ماہر لسانیات امام ابو عبد اللہ محمد بن الطیب ابن محمد الفاسی کی تصریح ہے جو کہ 1110 میں پیدا ہوئے۔ اور 1170ء میں مدینہ میں وفات پائی، وہ اس فن میں میرا سب سے بڑا مرکز اور عظیم تقلید ہے، بے روز گار شخص کا ہاتھ اس کی قابلِ ستائش رپورٹ کے حسن سے لبریز ہے، اور اس کی وضاحت میرے پاس دو بڑی جلدوں میں ہے۔ یہ کتاب متعدد بار شائع ہوئی ہے۔ پہلی بار 1890ء میں مطبع خیریۃ مصر سے 10 جلدوں میں شائع ہوئی۔ 1965ء میں وزارۃ الإرشاد والأنباء، کویت کی جانب سے علماء کی زیر نگرانی اس کتاب کا تحقیق شدہ نسخہ 40 جلدوں میں شائع کیا۔ یہ کتاب 10 ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ جس کا ہر جز تقریباً 550 صفحات پر مشتمل ہے۔ تاج العروس ایک جامع لغت ہے اس میں تمام قدیم لغات مثلاً؛ المحکم، والعباب اور اللسان کا خلاصہ موجود ہے۔ تاج العروس کی تالیف کا مقصد قدیم ومعاصر تمام لغات کو ایک جگہ یکجا کرنا تھا۔ نیز دیگر لغات میں جو کمیاں اور نقائص رہ گئے تھے اُن کی تکمیل اور غیر مانوس اور اجنبی کلمات کی مکمل شرح وبحث مع شواھد ایک ہی کتاب میں مرتب کرنا تھا۔ جیسا کہ آپ نے کہ تاج العروس کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ: "اللہ تعالیٰ نے مجھے پر احسان کیا اور میں نے القاموس المحیط کی ایک حیرت انگیز شرح دس جلدوں میں لکھی جو مکمل ہے۔ علامہ زبیدیؒ نے مادہ کی جمع وتحقیق میں براہ راست مصادر سے استفادہ کا طریقہ اختیار کیا ہے۔ جس کی وجہ سے بعض اوقات مادہ کی جمع میں تعداد کے اعتبار سے تفاوت کا سامنا کرنا پڑا۔ [9] آپ نے جمع وتحقیق میں نسخوں کا باہمی تقابل، لغوی استشہاد، ماہرین لغت کی آراء واقوال سے بھی استفادہ کیا ہے۔ تاج العروس مجموعی طور پر 28 باب اور ہر باب میں 28 فصول پر مشتمل ہے۔ جو الفبائی ترتیب پر مرتب کیے گئے ہیں۔ الفاظ (مادہ) کی تعداد تقریباً ایک لاکھ بیس ہزار ہے۔ یعنی صحاح سے تین گنا زیادہ مادے اس میں مذکور ہیں۔ پہلے جز میں مصنف نے ایک طویل مقدمہ لکھا ہے جو دس مقاصد پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب اُن تمام علوم کا احاطہ کرتی ہے جو بارہویں صدی ہجری تک وجود میں آچکے تھے جس میں تاریخ انساب رجال، علم حیوان، علم نباتات، طب، فلسفہ، قرآن سے متعلق تمام علوم، حدیث، فقہ، لغت،

OPEN ACCESS
CC BY

اشتقاق، نحو، صرف، اور بلاغت و عروض سر فہرست ہیں۔ تاج العروس کے حاشیہ پر قاموس کا متن درج ہے۔ مقدمہ میں جن مقاصد پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے اُس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

پہلا مقصد زبان سے متعلق ہے کہ زبان توفیقی ہوتی ہے یا اصطلاحی؟ اس مقصد کے تحت علامہ زبیدیؒ نے زبان کے مذکورہ دونوں پہلوؤں پر متعدد اقوال نقل کیے ہیں۔ دوسرا مقصد عربی زبان کی وسعت اور عالمگیریت کے بارے میں ہے کہ کیا عربی زبان کو کسی کوزے میں بند کیا جاسکتا ہے یا پھر یہ اُس سمندر کی مانند ہے جس کا کوئی کنارہ نہ ہو۔ تیسرا مقصد کلام کی ساخت وڈھانچے سے متعلق ہے اور اس میں مستعمل اور مہمل کلام کے بارے میں عددی تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔ نیز دو حرفی، تین حرفی، چار حرفی، پانچ حرفی، صحیح اور معتل مع جملہ اقسام میں سے بھی مستعمل اور مہمل کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ چوتھا مقصد نقل کی دو قسمیں تواتر اور آحاد سے متعلق ہے۔ جس میں اُنہوں نے تواتر اور آحاد کی تعریف اُصول اور شرائط مع امثال پیش کی ہیں۔ نیز منقطع، ضعیف، منکر، متروک اور فصیح جیسی زبانی اصطلاحات کا صحیح مفہوم بیان کیا ہے۔ پانچویں مقصد کے تحت علامہ زبیدی نے سب سے زیادہ فصیح زبان اور سب سے فصیح ہستی سرکار دوعالم پیارے رسول ﷺ کو قرار دیا ہے پھر آپ کی فصیح زبان جو کہ قریش کی زبان تھی اُس کو بھی موضوعِ بحث بنایا ہے۔ چھٹا مقصد مطر دو شاذ، حقیقت و مجاز مشترک و اضداد اور مترادف د معرب اور مولد کے حوالے سے ہے۔ مصنف نے مذکورہ اصطلاحات کی بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ وضاحت کی ہے۔ نیز بلاغتی اُصولوں کے مطابق متعدد علماء لغت کے اقوال نقل کیے ہیں۔ ساتواں مقصد لسانی آداب سے آگہی اور معرفت سے متعلق ہے۔ اس باب میں مصنف نے لسانی محقق اور لغت نویس کے لیے زبان کی جمع وتدوین کے لیے سلیقہ تحقیق پر زور دیا ہے۔ نیز تدوین زبان کے اُصول و شرائط پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ آٹھواں مقصد ماہرین لسانیت کے مراتب کے بارے میں ہے۔ اس کے دو حصہ ہیں۔ پہلا حصہ بصری ائمہ لغت اور ان کی اسانید اور وفات و دیگر حالات کے بیان میں ہے۔ اور دوسرا حصہ کوفی ماہرین لغت اور ان کی اسناد و القاب اور ان کی وفات کے بارے میں ہے۔ نواں مقصد القاموس المحیط کے مؤلف کے علامہ مجد الدین فیروزآبادی سوانح حیات سے متعلق ہے۔ جس میں اُنہوں نے مؤلف ذہنی صلاحیتوں، یاداشت، مطالعہ کتب، شغفِ لسانیات اور ان کے مقام ومرتبے اور فضل کا برملا اظہار کیا ہے۔ دسواں مقصد ان اسانید کے بارے میں ہے جو مؤلف سے ہمارے سلسلے کو جوڑتی ہیں۔ [10] بلاشبہ یہ دس مقاصد لسانیات کے حوالے سے دس تحقیق مقالہ جات کا درجہ رکھتے ہیں۔ لسانیات کے طالب علم اور محققین کو لسانیات کے میدان میں آگے بڑھنے سے قبل ان مقاصد کا مطالعہ کرنا چاہیے۔

CC BY

تاج العروس عربی زبان وادب کے محققین کے لیے ایک مکمل اور جامع انسائیکلوپیڈیا ہے۔اس کتاب میں الفاظ کی ساخت اور اس سے متعلقہ تمام لغوی تفصیلات وشروح موجود ہیں جو دیگر عربی معاجم میں پائی جاتی ہیں۔علامہ زبیدیؒ نے ہر لفظ کے آخر میں " ومما يستدرك عليه " کے عنوان سے ایک باب باندھا ہے جس میں اُنہوں نے اُن الفاظ کو بھی ذکر کر دیا ہے جو القاموس کے مؤلف سے شرح مفردات کے دوران چھوٹ گئے تھے۔نیز ان کا صحیح تلفظ بھی متعین کیا ہے۔اسی طرح دوسرے یا تیسرے درجہ کے محدثین کے نام یا نسبتیں جو شرح کئے ہوئے لفظ سے مشتق ہیں انہیں بھی علامہ زبیدیؒ نے مع سن وفات بیان کر دیئے ہیں،حدیث کے علاوہ دوسرے علوم کے فضلاء اور مصنفین کے نام ،اجنبی اعلام،اشخاص واماکن بھی باب استدراک میں ذکر کر دیئے ہیں اور ساتھ ہی ان کے تلفظ کی بھی وضاحت کی ہے۔

منہج کتاب:

تاج العروس حروف تہجی یعنی الفبائی ترتیب میں مدون کی گئی ہے۔ یعنی الهمزة، الباء اور پھر التاء اور آخر میں الیاء۔ابواب کی تقسیم آخری حرف پر جبکہ فصول کی ترتیب پہلے حرف پر رکھی گئی ہے۔مثلاً: اگر لفظ ضرب تلاش کرنا ہو کتاب الباء اور فصل الضاد میں دیکھنا ہو گا۔علامہ زبیدیؒ نے حروف اصلیہ کے اعتبار سے تمام حروف کو جمع کیاہے۔یعنی سب سے پہلے حروف زائدہ کو الگ کرنا ہو گا۔پھر متعلقہ باب اور فصل کی ترتیب کو ملحوظ رکھنا ہو گا۔اسی طرح وہ کلمات جن کے آخر میں ہمزہ اصلی آتا ہو اور جو واؤ اور یاء میں تبدیل نہیں ہوتے ان کو کتاب الهمزة میں درج کیا گیاہے۔مثلا: **الردء،الظماء** ،اسی طرح **السماء** اور **القضاء** جیسے کلمات جو بسبب تعلیل یا ابدال واؤ یا یاء میں تبدیل ہو جاتے ہیں اُنہیں کتاب الواؤ اور کتاب الیاء میں ہی ذکر کیا ہے۔علامہ زبیدی نے لسان العرب کی طرح باب الهاء کو باب الواو اور الیاء پر مقدم کیا ہے۔ ترتیب کتاب اس طرح ہے کہ پہلے قوسین میں القاموس کی عبارت نقل کی گئی ہے پھر اس کی شرح کی گئی ہے۔اور اس کے بعد المستدرک کے عنوان سے اس میں مزید اضافہ کیا ہے۔۔ال کا کلمہ کے شروع میں اعتبار نہیں کیا گیاہے۔مشدد حروف کو کلمہ میں ایک ہی تصور کیا ہے۔مد کو دو ہمزہ کے برابر تصور کیا ہے اور ہمزہ کے ساتھ الف والا معاملہ رکھا ہے۔اسی طرح اگر کوئی باب مفرد حرف سے شروع ہوتا ہے تو پہلے مفرد حرف کو رکھا گیا ہے پھر اس سے متصلہ بقیہ ابواب ذکر کیے گئے ہیں۔(11)

عربی ادبیات سے استشہاد:

CC BY

علامہ زبیدی نے اپنی لغت میں لفظ کے مادہ کا تعین کرنے کے بعد اس کے معانی کی شرح کے لیے قرآن وحدیث اور دیگر عربی ادبیات مثلاً: نثری متون، اشعار، ضرب الامثال، اقوال زریں سے بکثرت استشہاد کیا ہے۔ تاج العروس میں شامل قرآن وحدیث کے حوالے ان کا قرآن وحدیث سے گہرا تعلق، استحضار اور علمی پختگی کا بین ثبوت ہیں۔ اسی طرح اقوال بادیہ سے استشہاد ان کی زبانی وسعت اور اتقان کو ثابت کرتا ہے۔ امثال و حکم ان کی دانش مندی، عقلِ سلیم، حکمت اور بالغ نظری ان کی فکر وسوچ کی غمازی کرتا ہے۔ شعراء اور شعری کلام کے انتخاب کا ادبی و تحقیقی مطالعہ کرنے سے ہم زبیدی صاحب کے ادبی مذاق، انتخاب، ذہنی رجحان، ادبی میلان کا بآسانی تجزیہ کر سکتے ہیں۔ ایک وافر مقدار میں عربی ادبیات کا استحضار اور مضمون کے ساتھ ان کی مناسبت و مطابقت ان کی علمی وادبی مقام ومرتبہ کو ظاہر کرتا ہے۔ میں یہاں استشہادِ ادبیات کی چند مثالیں پیش کر رہا ہوں:

قرآنی آیات سے استشہاد:

لفظ "ردأ" کے مادہ کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"الردء بالكسر في وصية عمر رضي الله عنه عند موته": "وأوصيه بأهل الأمصار خيراً فإنهم ردء الإسلام وجباة المال (العون) والناصر"، قال الله تعالى: "فأرسله معي رداءً يصدقني".[12]

اسی طرح لفظ "قرب" کی تشریح میں متعدد قرآن نصوص پیش کرتے ہیں:

"قرب الشيء منه ككرم وقربه كسمع وقرب كنصر وظاهر كلام المصنف على ما يأتي أنهما مترادفان وقد فرق بينهما أهل الأصول"، قالوا: "إذا قيل لا تقرب كذا بفتح الراء فمعناه لا تلتبس بالفعل وإذا كان بضم الراء كان معناه لا تدن". قال شيخنا: "وقد نص عليه أرباب الأفعال قربا وقربانا بضمهما وقربانا بالكسر أي دنا فهو قريب للواحد والاثنين والجمع"، وقوله تعالى: "ولو ترى إذ فزعوا فلا فوت وأخذوا من مكان قريب".[13]

لفظ "سجن " کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"سجن يسجنه سجناحبسه و من المجاز سجن الهم يسجنه إذا أضمره ولم يبثه ؛ قال: لا تسجنن الهم إن لسجنهعناء وحمله المهارى النواجيا والسجن بالكسر المحبس ومنه قوله تعالى:"رب السجن أحب إلي"، وقرىء بفتح السين، وهو مصدر".[14]

لفظ "حصر " کی معانی کی وضاحت کرتے ہوئے قرآنی آیت پیش کرتے ہیں:

OPEN ACCESS
CC BY

"الحصر كالضرب والنصر أي من بابهما التضييق". يقال: "حصره يحصره حصرا فهو محصور ضيق عليه" ومنه قوله تعالى: "واحصروهم" (التوبة:٥) (15)

لفظ "حزن "کے معانی کے تعیین کے لیے قرآنی آیات سے استدلال کرتے ہیں،

"الحزن بالضم ويحرك لغتان كالرشد والرشد". قال الأخفش: "والمثالان يعتقبان هذا الضرب باطراد". وقال الليث: "للعرب في الحزن لغتان إذا فتحوا ثقلوا وإذا ضموا خففوا"، يقال: "أصابه حزن شديد وحزن شديد". وقال أبو عمر و: "إذا جاء الحزن منصوبا فتحوه وإذا جاء مرفوعا أو مكسورا ضموا الحاء"، كقول الله عز وجل: "وابيضت عيناه من الحزن"، وقال:"أشكو بثي وحزني إلى الله" ضموا الحاء ههنا: الهم وفي الصحاح خلاف السرورِ". (16)

احادیث سے استشہاد:

لفظ "خرب" کی وضاحت کرتے ہوئے مدینہ کی مسجد کی تعمیر کے حوالے سے ابو سلیمان سے مروی حدیث نقل کرتے ہیں:

" الخراب ضد العمران بالضم ج أخربة وخرب كعنب الأخير حكي عن أبي سليمان الخطابي في حديث بناء مسجد المدينة " **كان فيه نخل وقبور المشركين وخرب، فأمر بالخرب فسويت**" وقال ابن الأثير: "الخرب يجوز أن يكون بكسر الخاء وفتح الراء جمع خربة كنقمة ونقم ويجوز أن يكون جمع خربة بكسر الخاء وسكون الراء على التخفيف كنعمة ونعم ويجوز أن يكون الخرب بفتح الخاء وكسر الراء كنبقة ونبق". (17)

لفظ"حجر " شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"الحجر مثلثة المنع من التصرف وحجر عليه القاضي يحجر حجرا، إذا منعه من التصرف في ماله"، وفي حديث عائشة وابن الزبير: "**لقد هممت أن أحجر عليها**" ، أي أمنع قال ابن الأثير: "ومنه حجر القاضي على الصغير والسفيه إذا منعهما من التصرف في مالهما والضمة والكسرة فيه لغتان كالحجران بالضم والكسر".قال ابن سيده: "حجر عليه يحجر حجرا وحجرا وحجرا وحجرانا وحجرانا". منع منه.ولا حجر عنه، لا منع ولا دفع. الحجر: بالفتح والكسر: حضن الإنسان. صرح باللغتين الزمخشري في الأساس، وابن سيده في المحكم، جمعه حجور. وفي سورة النساء: "**في حجوركم من نسائكم**" وفي حديث عائشة رضي الله عنها: "**هي اليتيمة تكون في حجر وليها**". (18)

لفظ "حمر"کے معانی کی وضاحت کرتے ہوئے مختلف احادیث نقل کرتے ہیں:

OPEN ACCESS

"الأحمر ما لونه الحمرة يكون في الحيوان والثياب وغير ذلك مما يقبلها". ومن المجاز: الأحمر: "من لا سلاح معه في الحرب"، نقله الصاغاني" جمعهما حمر وحمران بضم أولهما يقال "ثياب حمر وحمران ورجال حمر والأحمر تمر للونه الأحمر الأبيض ضد. وبه فسر بعض الحديث: "**بعثت إلى الأحمر والأسود**". "والعرب تقول امرأة حمراء أي بيضاء وسئل ثعلب لم خص الأحمر دون الأبيض."(19)

لفظ " دُرَر "کی تشریح میں بیان کرتے ہیں:

"الدر بالفتح النفس ودفع الله عن دره أي عن نفسه، حكاه اللحياني والدر: اللبن ما كان. قال: طوى أمهات الدر حتى كأنها: فلافل هندي فهن لزوق أمهات الدرر الأطباء. وفي الحديث: "**أنه نهى عن ذبح ذوات الدر**" أي ذوات اللبن. ويجوز أن يكون مصدر در اللبن إذا جرى. ومنه الحديث: " لا يحبس دركم "، أي ذوات الدر". (20)

لفظ "شجن" کی تشریح میں بیان کرتے ہیں:

الشجن محركة الهم والحزن (و) أيضا: الغصن المشتبك من غصون الشجرة، (و) أيضا: "الشعبة من كل شيء كالشجنة مثلثة" ، الضم عن ابن الأعرابي، "وهي شعبة من غصن من غصون الشجرة" ومنه الحديث: "الرحم شجنة من الله تعالى معلقة بالعرش تقول اللهم صل من وصلني واقطع من قطعني"، أي الرحم مشتقة من الرحمن.

اشعار سے استشہاد:

لفظ "أبأ" کی شرح کرتے ہوئے الہذلی کا شعر نقل کرتے ہیں:

الأباءة كعباء القصبة أو هو أجمة الحلفاء والقصب خاصة كذا قاله ابن بري ج أباء بالفتح والمد وقرأت في مشكل القرآن لابن قتيبة في باب الاستعارة"، قول الهذلي، وهو أبو المثلم:

وأكحلك بالصاب أو بالجلا ففتح لكحلك أو أغمض

وأسعطك في الأنف ماء الأبا ء مما يتمل بالمخوض (21)

اسی طرح "أتعب" کی شرح کرتے ہوئے ذوالرمة کا شعر نقل کرتے ہیں:

(أتعب: أتعب العظمَ: أعتبه بعد الجَبر) أي جعل له عتَباً، "وهو العيدان المعروضة على وجه العود،........، وبعير متعَب: انكسر عظم من عظام يديه أو رجليه ثم جُبر فلم يلتئم جَبره، ثم حُمل عليه في التَعَب فوق طاقته فتتمم كسره"، قال ذو الرمة:

إذا نال منها نظرةً هيض قلبه بها كانهياض المتعَب المتتمِّم (22)

OPEN ACCESS
CC BY

لفظ "الحَظِيرةُ " کی وضاحت کرتے ہوئے مرار بن منقذ العدوی کا شعر نقل کرتے ہیں:

"حظر الشيء يحظره حظرا وحظارا حظر عليه منعه وحظر عليه حظرا حجر ومنع وكل ما حال بينك وبين شيء فقد حظره عليك"... "الحظيرة المحيط بالشيء سواء كان خشبا أو قصبا جمعها الحظائر". قال المرار بن منقذ العدوي:

فإن لنا حظائر ناعمات عطاء الله رب العالمينا [23]

لفظ "الفيل" کی شرح اور اور صحیح معنی کا تعین کرتے ہوئے لبید کے شعر سے استدلال کرتے ہیں:

"الفيل بالكسر حيوان معروف ج أفيال وفيول وفيلة كعنبة" قال ابن السكيت: ولا: "تقل أفيلة" قال سيبويه: "يجوز أن يكون أصل فيل فعلا فكسر من اجل كما قالوا أبيض وبيض" وقال الأخفش: "هذا لا يكون في الواحد وإنما يكون في الجمع وهي بهاء وصاحبها فيال هكذا في النسخ"، والصواب وصاحبه، قال لبيد رضي الله تعالى عنه:

لو يقوم الفيل أو فياله زل عن مثل مقامي وزحل [24]

لفظ "العجْز" کی تشریح کرتے ہوئے ابو خراش کا شعر نقل کرتے ہیں:

"العجز مثلثة والعجز كندس وكتف خمس لغات والضم لغتان في العجز كندس مثل عضد وعضد وعضد بمعنى مؤخر الشيء أي آخره، يذكر ويؤنث" قال أبو خراش يصف عقابا: "بهيما غير أن العجز منها ... تخال سراته لبنا حليبا" [25]

عربی محاورات اور امثال سے سے استشہاد:

الخلب کے مادہ کی وضاحت کرتے اعرابی کا قول نقل کرتے ہیں:

"الخُلب والخُلُب الطين قال رجل من الأعراب لطبّاخه خلِّب ميفاك حتى ينضج الرودق خلِّب طيِّن ميف طبق التنور والرودق الشِّواء". [26]

لفظ "شحن" کی تشریح میں قرآنی آیت سے استدلال کرنے کے بعد اعرابی کا قول بھی بطور دلیل نقل کرتے ہیں:

"شحن السفينة كمنع يشحنها شحنا ملأها وأتم جهازها كله ومنه قوله تعالى:"في الفلك المشحون"، أي المملوء. وشحن شحنا طرد وشل"، يقال "مر يشحنهم" أي يطردهم..قال الأزهري: سمعت أعرابيا يقول: "**أشحن عنك فلانا أي نحه وأبعده**". [27]

لفظ "شرن" کی تشریح میں قرآنی آیت سے استدلال کرنے کے بعد اعرابی کا قول بھی بطور دلیل نقل کرتے ہیں:

OPEN ACCESS
CC BY

"الشرن بالفتح أهمله الجوهري قال ابن الأعرابي: هو "الشق في الصخرة"، وقال أبو عمرو:"في الصخرة شرم وشرن وثت وفت وشيق وشريان". [28]

لفظ "سرب" کے معانی کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"السرب المال الراعي أعني بالمال الإبل"، يقال: "أغير على سرب القوم". ومنه قولهم: "اذهب فلا أنده سربك". أي لا أرد إبلك (حتى) تذهب حيث شاءت أي لا حاجة لي فيك. ويقولون للمرأة عند الطلاق: "اذهبي فلا أنده سربك فتطلق بهذه الكلمة". وفي الصحاح: وكانوا في الجاهلية يقولون في الطلاق. فقيده بالجاهلية، وأصل النده الزجر، وقال ابن الأعرابي:"السرب الماشية كلها". [29]

لفظ "سقب "کی توضیح میں عربی امثال سے استدلال کرتے ہیں:

"السقب ولد الناقة أو ساعة ما يولد أو خاص بالذكر بالسين لا غير قال الأصمعي: "إذا وضعت الناقة ولدها فولدها ساعة تضعه سليل قبل أن يعلم أذكر هو أم أنثى فإذا علم فإن كان ذكرا فهو سقب"،وفي الأمثال: "**أذل من السقبان بين الحلائب**". [30]

خلاصہ بحث:

1- لغت نگاری ، لغات کو مرتب کرنے کا فن ہے۔ عربی لغت نگاری کی ایک شاندار تاریخ ہے۔ جو عربی زبان کے لسانی مرکز قرآن حکیم اور اس سے متعلقہ فلسفیات سے مربوط ہم آہنگ ہے۔

2- علامہ سید مرتضیٰ الحسینی الزبیدی بارہویں صدی ہجری کے ایک ممتاز عربی لغت نگار، ماہر لسانیات وانساب، عظیم محدث اور سوانح نگار تھے۔

3- آپ کی کتاب **تاج العروس من جواھر القاموس**، علامہ مجد الدین فیروزآبادی کی کتاب "القاموس المحیط" کی جامع شرح ہے۔ یہ قدیم لغاتی سلسلہ کی آخری لغت ہے۔

4- تاج العروس عربی زبان وادب کے محققین کے لیے ایک مکمل اور جامع انسائیکلوپیڈیا کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کتاب میں الفاظ کی ساخت اور اس سے متعلقہ تمام ترلغوی تفصیلات وشروح موجود ہیں جو دیگر عربی معاجم میں پائی جاتی ہیں۔

5- ابتدائی عربی لغات مخارج کے لحاظ سے مرتب کی گئیں جو صرف عربی زبان کا ہی خاصہ ہے۔

6- اُردو عربی کے لسانی روابط اور ثقافتی ورثہ کو مضبوط و مستحکم کرنے کے لیے عربی ادبیات وعلوم کا ترجمہ ناگزیر ہے۔

7- قدیم لغات عربی ادبیات کا عظیم ورثہ ہیں۔ جن پر تحقیق کی ضرورت ہے۔

8- عربی لغت نویسی کی تاریخ وارتقاء کا تحقیقی مطالعہ ترجمہ نگاری کو فروغ دینے کا باعث ہے۔

OPEN ACCESS CC BY

[1] – عبدالطیف الصوفی،ڈاکٹر،اللغة ومعاجمها في المكتبة العربية(دمشق،دارللدراسات والترجمة والنشر،1986ء)،صفحہ نمبر:39

[2]–عبداللطیف الصوفی،ڈاکٹر،اللغة ومعاجمها في المكتبة العربية(دمشق،دارللدراسات والترجمة والنشر،1986ء)،صفحہ نمبر: 85-86

[3]–عبداللطیف الصوفی،ڈاکٹر،اللغة ومعاجمها في المكتبة العربية(دمشق،دارللدراسات والترجمة والنشر،1986ء)،صفحہ نمبر: 125-152

[4]– عبداللطیف الصوفی،ڈاکٹر،اللغة ومعاجمها في المكتبة العربية(دمشق،دارللدراسات والترجمة والنشر،1986ء)،صفحہ نمبر : 158-170

[5]–عبداللطیف الصوفی،ڈاکٹر،اللغة ومعاجمها في المكتبة العربية(دمشق،دارللدراسات والترجمة والنشر،1986ء)،صفحہ نمبر: 231-261

[6]–الزرکلی، خیر الدین،الاعلام،(بیروت،دار العلم للملایین، طبع پندرہواں،2022ء)جلد:7،صفحہ نمبر:70

[7]– ابوالبیان،مولانا,علامہ مرتضیٰ الزبیدی،مجلہ الحق،موسوعة فهارس المجلات العلمية(پشاور-یونیورسٹی)

[8]– ام ہانی،ڈاکٹر،رخسانہ نکہت لاری،سید مرتضی بلگرامی،زبیدی،حیات اور علمی کارنامے،(لکھنوانڈیا،آل انڈیامیر اکادیمی،طبع اول:1990)،صفحہ نمبر:17-18

[9]– زبیدی،محمّد مرتضى الحسيني،تاج العروس من جواهر القاموس(کویت،وزارة الإرشاد والأنباء في الكويت،1965ء)،صفحہ نمبر:5

[10]– زبیدی،محمّد مرتضى الحسيني،تاج العروس من جواهر القاموس(کویت،وزارة الإرشاد والأنباء في الكويت،1965ء)،صفحہ نمبر:12-46

[11]– عاوج نعیمة اور لوجانی نادیه، المنهج العلمي في صناعة المعاجم اللغوية العربية القديمة–تاج العروس للزبيدي أنموذجاً، (الجزيرة،جامعة بجاية،كلية الآداب واللغات، طبع اول:2014-2015ء)، صفحہ نمبر:51-54

[12]–زبیدی،محمّد مرتضى الحسيني،تاج العروس من جواهر القاموس(کویت،وزارة الإرشاد والأنباء في الكويت،1965ء)،جز:1،صفحہ نمبر:242

[13]–زبیدی،محمّد مرتضى الحسيني،تاج العروس من جواهر القاموس(کویت،وزارة الإرشاد والأنباء في الكويت،1965ء)،جز:4،صفحہ نمبر:5

[14]–زبیدی،محمّد مرتضى الحسيني،تاج العروس من جواهر القاموس(کویت،وزارة الإرشاد والأنباء في الكويت،1965ء)،جز:35،صفحہ نمبر:169

[15]–زبیدی،محمّد مرتضى الحسيني،تاج العروس من جواهر القاموس(کویت،وزارة الإرشاد والأنباء في الكويت،1965ء)،جز:11،صفحہ نمبر:24

[16]– زبیدی،محمّد مرتضى الحسيني،تاج العروس من جواهر القاموس(کویت،وزارة الإرشاد والأنباء في الكويت،1965ء)،جز:34،صفحہ نمبر:411

[17]– زبیدی،محمّد مرتضى الحسيني،تاج العروس من جواهر القاموس(کویت،وزارة الإرشاد والأنباء في الكويت،1965ء)،جز:2،صفحہ نمبر:339

[18]–زبیدی،محمّد مرتضى الحسيني،تاج العروس من جواهر القاموس(کویت،وزارة الإرشاد والأنباء في الكويت،1965ء)،جز:10،صفحہ نمبر:530

[19]–زبیدی،محمّد مرتضى الحسيني،تاج العروس من جواهر القاموس(کویت،وزارة الإرشاد والأنباء في الكويت،1965ء)،جز:11،صفحہ نمبر:73

[20]–زبیدی،محمّد مرتضى الحسيني،تاج العروس من جواهر القاموس(کویت،وزارة الإرشاد والأنباء في الكويت،1965ء)،جز:11،صفحہ نمبر:278

[21]–زبیدی،محمّد مرتضى الحسيني،تاج العروس من جواهر القاموس(کویت،وزارة الإرشاد والأنباء في الكويت،1965ء)،جز:ا،صفحہ نمبر:125

[22]–زبیدی،محمّد مرتضى الحسيني،تاج العروس من جواهر القاموس(کویت،وزارة الإرشاد والأنباء في الكويت،1965ء)،جز:2،صفحہ نمبر:74

[23]–زبیدی،محمّد مرتضى الحسيني،تاج العروس من جواهر القاموس(کویت،وزارة الإرشاد والأنباء في الكويت،1965ء)،جز:اا،صفحہ نمبر:56

[24]–زبیدی،محمّد مرتضى الحسيني،تاج العروس من جواهر القاموس(کویت،وزارة الإرشاد والأنباء في الكويت،1965ء)،جز:30،صفحہ نمبر:200

[25]–زبیدی،محمّد مرتضى الحسيني،تاج العروس من جواهر القاموس(کویت،وزارة الإرشاد والأنباء في الكويت،1965ء)،جز:15،صفحہ نمبر:199

[26]–زبیدی،محمّد مرتضى الحسيني،تاج العروس من جواهر القاموس(کویت،وزارة الإرشاد والأنباء في الكويت،1965ء)،جز:2،صفحہ نمبر:377

[27]–زبیدی،محمّد مرتضى الحسيني،تاج العروس من جواهر القاموس(کویت،وزارة الإرشاد والأنباء في الكويت،1965ء)،جز:35،صفحہ نمبر:265

[28]-زبیدی، محمّد مرتضی الحسیني، تاج العروس من جواہر القاموس (کویت، وزارۃ الإرشاد والأنباء في الکویت، 1965ء)، جز:35، صفحہ نمبر:271

[29]-زبیدی، محمّد مرتضی الحسیني، تاج العروس من جواہر القاموس (کویت، وزارۃ الإرشاد والأنباء في الکویت، 1965ء)، جز:35، صفحہ نمبر:46

[30]-زبیدی، محمّد مرتضی الحسیني، تاج العروس من جواہر القاموس (کویت، وزارۃ الإرشاد والأنباء في الکویت، 1965ء)، جز:3، صفحہ نمبر:61

OPEN ACCESS